شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآنی سورتوں کے فضائل

دُعائے عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”قرآنی سورتوں کے فضائل“ پڑھ یا سُن لے۔ اُسے قیامت میں قرآنِ کریم کی شفاعت نصیب فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت ابو المُظفَّر محمد بن عبدُ اللہ خَیّام سَمَرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گُمان ہوا کہ یہ حضرت خِضَر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہیں۔ میرے اِستفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خِضَر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے حضرت محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اُس کا دل نفاق سے اسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(القول البدیع، ص277، جذب القلوب، ص235)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

واہ کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی

حضرتِ ثابِت بُنانی رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ ایک بار قرآن پاک کا ختم فرماتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ المسجد) ضرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس قرآنِ پاک کا ختم اور بارگاہِ الٰہی میں گریہ کیا ہے۔ نَماز اور تلاوتِ قرآن کے ساتھ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین اچانک ایک اینٹ سَرک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ (Brick) اٹھانے کیلئے جب جُھکے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا کہ ابو جان رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: "یااللہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرَّف فرمانا۔" منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ پُراَنوار (Blessed tomb) کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، 2/362-366 ملتقطا)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ایک حَرف کی دس نیکیاں

قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید اللہ ربُّ الْاَنام کا مبارَک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔ (ترمذی، 4/417، حدیث: 2919)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

سورۃُ الحشر کی آخری آیات پڑھنے کی فضیلت

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کہے اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے تو اللہ پاک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اس دن مرے تو شہید (Martyr) ہو گا اور شام کو پڑھے تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔

(ترمذی، 4/423، حدیث: 2931)

سورۃُ الحشر کی آخری تین آیات

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ

يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

"کَرَم" کے تین حُرُوف کی نسبت سے سورۃُ البَقَرۃ کی آخری آیات پڑھنے کے 3 فضائل

﴿1﴾ حضرتِ نعمان بن بشیر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اس میں سے سورۂ بَقَرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔

(ترمذی، 4/404، حدیث: 2891)

﴿2﴾ حضرتِ ابو ذر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ پاک نے مجھے اپنے عرش کے نیچے کے خزانے میں سے ایسی دو آیتیں عطا فرمائیں جن کے ذریعے سورۂ بقرہ کا اختتام فرمایا، انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ بیشک یہ نماز اور قرآن اور دعا ہیں۔ (مستدرک، 2/268، حدیث: 2110)

﴿3﴾ حضرتِ ابو مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے کفایت کریں گی۔ (بخاری، 3/405، حدیث: 5009)

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ بقرہ کی دو آیتیں کفایت کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اس کے اس رات کے قیام (رات کی عبادت) کے قائم مقام ہو جائیں گی یا اس رات اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات میں نازل ہونے والی آفات سے بچائیں گی۔ (فتح الباری، 10/48) (سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات یہ ہیں:)

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ٭۫ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَیۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٭ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٭ وَارۡحَمۡنَا ٭ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾

(پ3،البقرۃ:285،286)

ترجَمۂ کنزالایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار(طاقت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مِہر(رحم) کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”رَحمت“ کے چار حُروف کی نسبت سے سورۂ فاتحہ کے 4 فضائل

(1) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے اس سورت کا ایک نام ”شَافِیَه“ اور ایک نام ”سورۃُ الشِّفاء“ ہے اس لئے کہ یہ ہر مرض کے لئے شفا

ہے۔(سنن الدارمی، 2/538، حدیث:3370۔ حاشیۃ الصاوی، 1/13)

﴿2﴾ 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اس کو اللہ پاک قبول فرماتا ہے۔
(جنّتی زیور، ص587)

﴿3﴾ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان میں 41 بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دَم کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تھوک آنکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے۔
(جنّتی زیور، ص587)

﴿4﴾ سات دنوں تک روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ صرف اتنا پڑھئے ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴾ اول آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھئے بیماریوں اور بلاؤں کو دور کرنے کے لئے بہت ہی مُجرَّب عمل ہے۔(جنّتی زیور، ص588)

"رَحمت" کے چار حُرُوف کی نسبت سے سورۂ کہف کے 4 فضائل

﴿1﴾ حضرتِ بَرَاء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۂ کہف کی تلاوت کررہا تھا، ان کے گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا اچانک وہ جانور بِدَکنے لگا۔ اس شخص نے دیکھا کہ ایک بادل نے اس کو ڈھانپا ہوا ہے اس شخص نے حضورِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا، تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے فلاں! تلاوت کیا کرو، کہ یہ سکینہ ہے جو تلاوتِ قرآن کرتے وقت نازل ہوتا ہے۔
(مسلم، ص311، حدیث:1857)

﴿2﴾ حضرتِ معاذ بن اَنس جُہَنِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کی اوّل اور آخر سے تلاوت کرے گا اس کے سر تا پا

نور ہی نور ہو گا، اور جو اس کی مکمل تلاوت کرے گا، اس کے لیے آسمان اور زمین کے درمیان نُور ہو گا۔ (مسند امام احمد، 5/311، حدیث:15626)

﴿3﴾ حضرتِ ابو سَعِیْد خُدْرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نُور روشن کر دیا جاتا ہے۔“ (سنن کبری للبیہقی، 3/353، حدیث:5996)
ایک روایت میں ہے: ”جو شبِ جمعہ کو پڑھے اس کے اور بیتُ العتیق (یعنی کعبۃ اللہ شریف) کے درمیان ایک نُور روشن کر دیا جاتا ہے۔“ (سنن دارمی، 2/546، حدیث:3407)

﴿4﴾ حضرتِ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا دَجّال سے محفوظ رہے گا اور ایک روایت میں ہے: جو سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں یاد کرے گا دَجّال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم، ص315، حدیث:1883، 1884)

سورۂ یٰسٓ شریف کے 14 فضائل

﴿1﴾ حضرت مَعْقِل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سورۂ یٰسٓ قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ پاک کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لیے پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
(مسند امام احمد، 7/286، حدیث:20322 ملتقطا)

﴿2﴾ خادمِ نبی حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسٓ ہے اور جو ایک مرتبہ سورۂ یٰسٓ پڑھے گا اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

(ترمذی،4/406، حدیث:2896)

﴿3﴾ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ سورۂ یٰسین میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو۔

(تفسیر درمنثور،7/38)

﴿4﴾ حضرتِ اَنَس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمیشہ ہر رات یٰسین کی تلاوت کرتا رہا پھر مر گیا تو وہ شہید مرے گا۔

(تفسیر درمنثور،7/38)

﴿5﴾ حضرت عطاء بن ابو رَباح تابعی رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن کی ابتداء میں سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا، اس کی تمام حاجات پوری کر دی جائیں گی۔ (تفسیر درمنثور،7/38)

﴿6﴾ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص بوقتِ صبح سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اس دن کی آسانی اسے شام تک عطا کی گئی، اور جس شخص نے رات کی ابتداء میں اس کی تلاوت کی اسے صبح تک اس رات کی آسانی دی گئی۔ (تفسیر درمنثور،7/38)

﴿7﴾ حضرتِ ابو درداء رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین تلاوت کی جاتی ہے اللہ پاک اس پر (اس کی روح قبض کرنے میں) نرمی فرماتا ہے۔ (تفسیر درمنثور،7/38)

﴿8﴾ حضرت ابو قِلابہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: جس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہو جائے گی، اور جس نے کھانے کے وقت اس کے کم ہونے کی حالت میں تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا، اور جس نے کسی مرنے

والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللہ پاک (اس پر) موت کے وقت نرمی فرمائے گا، اور جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی تنگی پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کی، اس پر آسانی ہوگی، اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کی، اور ہر چیز کے لیے دل ہے، اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔

(تفسیر در منثور، 39/7)

﴿9﴾ حضرتِ ابو جَعْفَر محمد بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی پائے تو وہ ایک پیالے میں زَعفران سے "یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ" لکھے پھر اسے پی جائے۔ (اِن شاءَ اللہ اس کا دل نرم ہو گا) (تفسیر در منثور، 39/7)

﴿10﴾ امیر المؤمنین حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے ہر جمعہ کو اپنے والدین، دونوں یا ایک کی قبر کی زِیارت کی اور ان کے پاس یٰسین کی تلاوت کی تو اللہ پاک ہر حرف کے بدلے اس کی بخشش و مغفرت فرما دیتا ہے۔ (تفسیر در منثور، 40/7)

﴿11﴾ حضرتِ صفوان بن عمرو رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مشائخ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں کہ جب آپ قریبُ المرگ شخص کے پاس سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں گے تو اُس سے موت کی سختی کو ہلکا کیا جائے گا۔ (تفسیر در منثور، 39/7)

﴿12﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے شبِ جمعہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (الترغیب والترہیب، 1/298، حدیث:4)

﴿13﴾ حضرتِ عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم نے فرمایا: "قرآنِ حکیم میں ایک سورت ہے جسے اللہ پاک کے ہاں "عظیم" کہا جاتا ہے، اس کے پڑھنے والے کو اللہ پاک کے ہاں "شریف" کہا جاتا ہے، اس کو پڑھنے والا قیامت کے روز ربیعہ اور مضر قبائل سے زائد افراد کی شفاعت کرے گا، وہ سورۂ یٰسین ہے۔ (تفسیر در منثور، 40/7)

﴿14﴾ شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے "جنّتی زیور" صفحہ 594 پر سورۂ یٰسین پڑھنے کی بہُت سی برکتیں شمار کی ہیں:

(1) بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ (Satiate) کیا جائے۔ (2) پیاسا پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ (3) مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔ (4) عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ (5) بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ (6) قیدی پڑھے تو رِہا ہو جائے۔ (7) مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ پاک کی طرف سے مدد ہو۔ (8) غمگین پڑھے تو اس کا رنج و غم دور ہو جائے۔ (9) جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ پڑھے تو جو کھویا ہے وہ مِل جائے۔ سورۂ یٰسین کی ایک آیت: ﴿سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾﴾ کو ایک ہزار چار سو انہتر بار پڑھو، اِن شاءَ اللہ جس مقصد سے پڑھو گے مراد پوری ہو گی، خواجہ دَیْرَبِی لکھتے ہیں: یہ مجرب ہے۔ اور ﴿سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾﴾ کو پانچ جگہ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ باندھو تو حوادثات (Accidents) اور چور وغیرہ سے حفاظت رہے گی جو شخص صبح کو سورۂ یٰسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ یٰسین قرآن کا دل ہے۔ (جنّتی زیور، ص594، 595)

”دُعا“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے سورۂ دُخَان کے 3 فضائل

﴿1﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کسی رات میں سورۂ دُخَان پڑھے گا تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

(ترمذی،4/406،حدیث:2897)

﴿2﴾ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے شبِ جمعہ میں سورۂ دُخَان پڑھی اُس کی مغفرت کر دی جائے گی۔(ترمذی،4/407،حدیث:2898)

﴿3﴾ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو جمعہ کے دن یا رات میں سورۂ دُخَان پڑھے گا اللہ پاک جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائے گا۔

(معجم کبیر،8/264،حدیث:8026)

”فَتْح“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے سورۂ فَتْح کے 3 فضائل

﴿1﴾ حدیبیہ سے واپسی میں مکۂ مکرّمہ اور مدینۂ منوّرہ کے راستے میں اس سورت کا نزول ہوا۔ جب یہ سورت نازل ہوئی تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔

(بخاری،3/328،حدیث:4833ملتقطا)

﴿2﴾ جس وقت رمضان شریف کا چاند دیکھا جائے تو سورۂ فتح کو تین بار پڑھنے سے تمام سال رزق میں فراخی (Affluence) ہوتی ہے۔(جنّتی زیور،ص596) کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھنے سے غرق ہونے سے مامون رہتا ہے۔ جِدال اور قِتال کے وقت لکھ کر پاس رکھنے سے حفاظت ہوتی ہے۔

﴿3﴾ دشمنوں پر فتح پانے کیلئے اس کو 21 مرتبہ پڑھئے اگر رمضان کا چاند دیکھ کر اس

کے سامنے پڑھا جائے تو ان شاء اللہ سال بھر امن رہے گا۔(جنتی زیور، ص596)

”رحمٰن“ کے چار حُرُوف کی نِسبت سے سورۂ رحمٰن کے 4 فضائل

﴿1﴾ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حُضُورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہر چیز کے لئے زینت ہے اور قرآنِ پاک کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔“(تفسیر در منثور، 690/7)

﴿2﴾ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ والا شان ہے: سورۂ حَدِید، ”اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ“ اور ”اَلرَّحْمٰنُ“ کے پڑھنے والے کو زمین و آسمان کے فرشتوں میں ساکنُ الفردوس (یعنی جنت الفردوس کا رہنے والا) پکارا جاتا ہے۔(تفسیر در منثور، 690/7)

﴿3﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور سورۂ رحمٰن ابتدا سے آخر تک تلاوت فرمائی، لیکن سب خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تم پر یہ کیسا سکوت دیکھ رہا ہوں، میں نے یہی سورت جنوں کی ملاقات کی رات اُن پر تلاوت کی تو انہوں نے تم سے انتہائی خوبصورت اور حسین جواب دیا، میں جب اس آیت پر پہنچا: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ تو انہوں نے کہا: وَلَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی اے ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی شے کو نہیں جھٹلاتے، سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

(ترمذی، 190/5، حدیث: 3302- تفسیر در منثور، 690/7)

﴿4﴾ سورۂ رحمٰن گیارہ بار پڑھنے سے مقاصد پورے ہوتے ہیں، نیز اس سورہ کو لکھ کر اور دھو کر طِحال (یعنی تِلّی کی بیماری، Spleen Disease) کے مریض کو پلانا بہت مفید

ہے۔(جنتی زیور، ص597)

سورۂ واقعہ کے فضائل

﴿1﴾ یہ سورت بہت ہی بابرکت ہے حضرتِ اَنَس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سورۂ واقعہ تَوَنگری (خوشحالی) کی سورت ہے لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔(روح المعانی،27/183)

﴿2﴾ حضرت ابنِ مَسْعُود رضی اللہُ عنہ مرض الموت (Incurable Disease) میں مبتلا تھے حضرت عثمان رضی اللہُ عنہ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان سے فرمانے لگے کہ اگر میں آپ کو خزانہ سے کچھ عطا کر دوں تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: بعد میں آپ کی بچیوں کے کام آئے گا۔ ابنِ مسعود رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: آپ میری بچیوں کے متعلق فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کریں، میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہو گا۔(تاریخ مدینۃ دمشق،33/187، ملتقطا)

”مَدَنی اِنعام“ کے نو حُرُوف کی نِسبت سے سورۂ مُلک کے 9 فضائل

﴿1﴾ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”بیشک قرآن میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے قاری کیلئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور یہ ”تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ“ ہے۔“(ترمذی،4/408، حدیث:2900)

﴿2﴾ حضرت اَنس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم نے فرمایا: قرآنِ کریم میں ایک سورت ہے جو اپنے قاری کے بارے میں جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کرادے گی اور وہ یہی سورۂ ملک ہے۔

(معجم اوسط، 2/401، حدیث:3654 ملتقطا)

﴿3﴾ حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سَر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔“ تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذابِ قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورۂ مُلک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے وہ بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔“ (مستدرک، 3/322، حدیث:3892)

﴿4﴾ حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہُ عنہ نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگالیا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے جس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے پوری سورت ختم کی۔ وہ صحابی رضی اللہُ عنہ (جب) نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: ”یارسولَ اللہ! میں نے انجانے میں ایک قبر پر خیمہ لگالیا۔ اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کرلی۔“ تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ سورت

عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔(ترمذی،4/407،حدیث:2899)

﴿5﴾ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: میری خواہش ہے کہ "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہر مومن کے دل میں ہو۔(مستدرک،2/273،حدیث:2120)

﴿6﴾ چاند دیکھ کر اس کو پڑھا جائے تو مہینے کے تیس دنوں تک وہ (پڑھنے والا) سختیوں سے اِن شاءَ اللہ محفوظ رہے گا، اس لئے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کے لئے کافی ہیں۔(تفسیر روح المعانی،29/6)

﴿7﴾ حضرتِ ابن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں کہ پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں قرآن میں 30 آیات کی ایک سورت پاتا ہوں، جو شخص سوتے وقت اس (سورت) کی تلاوت کرے، اس کے لئے 30 نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کے 30 گناہ مٹائے جائیں گے، اور اس کے 30 دَرَجات بلند کئے جائیں گے، اللہ رَبُّ العِزَّت اپنے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اس کی طرف بھیجے گا تاکہ وہ اس پر اپنے پَر بچھا دے اور اس کی ہر چیز سے جاگنے تک حفاظت کرے اور یہ مُجَادَلَہ (یعنی جھگڑا) کرنے والی ہے، اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قبر میں جھگڑا کرے گی، اور یہ "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔(تفسیر در منثور،8/233)

﴿8﴾ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رات کو آرام فرمانے سے پہلے سورۃُ المُلک اور "الٓمّٓ تنزیل، السجدۃ تلاوت فرماتے تھے۔(تفسیر روح البیان،10/98)

﴿9﴾ حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث تحفے کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: یہ سورہ پڑھو: "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" اور یہ سورت اپنے اہل و عیال، اپنی تمام اولاد، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ

(انہیں اس کی تعلیم دو) کیونکہ یہ نجات دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے اپنے رب کے پاس جھگڑنے والی ہے، اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نجات دلائے اور اس کی برکت سے اس کا پڑھنے والا عذاب سے بھی نَجات پاجائے گا۔ (تفسیر در منثور، 8/231)

رَمَضان میں گناہ کرنے والے کی قَبْر کا بھیانک مَنظر

(از: شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

ایک بار امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ زیارت قبور کے لئے کوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قبر پر نظر پڑی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس کے حالات معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خداوندی میں عرض گزار ہوئے: "یااللہ! اس میّت کے حالات مجھ پر مُنکشف (یعنی ظاہر) فرما۔" اللہ کریم کی بارگاہ میں آپ کی التجا فوراً مَسمُوع ہوئی (یعنی سنی گئی) اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے اور اس مردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اٹھادیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا! کیا دیکھتے ہیں کہ مردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ سے اس طرح فریاد کررہا ہے: "يَا عَلِيُّ! اَنَا غَرِيْقٌ فِي النَّارِ وَحَرِيْقٌ فِي النَّارِ" یعنی یاعلی! میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔ قبر کے دہشتناک منظر اور مردے کی دردناک پکار نے حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو بے قرار کردیا۔ آپ نے اپنے رحمت والے پروردگار کے دربار میں ہاتھ اٹھادیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس میت کی بخشش کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی: "اے علی! آپ اس کی سفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ روزے رکھنے کے باوجود یہ شخص رمضان المبارک کی بے حرمتی کرتا، رمضان المبارک میں بھی گناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔" مولائے کائنات علی المرتضٰی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ یہ سن کر اور بھی رنجیدہ ہوگئے اور سجدے میں گر کر رو رو کر عرض کرنے لگے: اے اللہ پاک! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اس بندے نے بڑی امید کے ساتھ مجھے پکارا ہے، میرے مالک! تو مجھے اس کے آگے رسوا نہ فرما، اس کی بے بسی پر رحم فرمادے اور اس بیچارے کو بخش دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رو رو کر مُناجات کررہے تھے۔ اللہ پاک

کی رحمت کا دریا جوش میں آگیا اور ندا آئی: ”اے علی! ہم نے تمہاری شکستہ دلی کے سبب اسے بخش دیا۔“ چنانچہ اس مردے پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ (انیس الواعظین ص25)

کیوں نہ مشکل کشا کہوں تم کو　　　　تم نے بگڑی مری بنائی ہے

جو لوگ روزہ رکھنے کے باوجود گناہ کی صورتوں پر مشتمل تاش، شطرنج، لڈو، موبائل، آئی پیڈ وغیرہا پر ویڈیو گیمز، فلمیں، ڈرامے، گانے باجے، داڑھی منڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا بلا عذرِ شرعی جماعت ترک کر دینا، بلکہ معاذاللہ نماز قضاء کر دینا، جھوٹ، غیبت، چغلی، بدگمانی، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، بِلا اجازتِ شرعی مسلمان کی ایذا رسانی، شرعاً حقدار نہ ہونے کے باوجود گداگری، (یعنی بھیک مانگنا) ماں باپ کی نافرمانی، سود و رشوت کا لین دین، کاروبار میں دھوکا دینا وغیرہ وغیرہ برائیوں سے رَمضانُ المبارَک میں بھی باز نہیں آتے ان کیلئے بیان کی ہوئی حکایت میں عبرت ہی عبرت ہے۔ رَمَضان شریف میں گناہوں سے باز نہ آنے والے مزید دو احادیثِ مبارَکہ ملاحظہ فرمائیں اور خود کو اللہ پاک کی ناراضی سے ڈرائیں۔ (1) جس نے رَمَضانُ المبارَک میں کوئی گناہ کیا تو اللہ پاک اس کے ایک سال کے اعمال برباد فرما دے گا۔ (معجم اوسط، 2/414، حدیث: 3688 ملخصا) (2) میری امت ذلیل و رسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم رَمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: ”اس ماہ میں انکا حرام کاموں کا کرنا، پھر فرمایا: جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان تک اللہ پاک اور جتنے آسمانی فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں۔ پس اگر یہ شخص اگلے ماہ رمضان کو پانے سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے۔ پس تم ماہِ رَمضان کے مُعاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی معاملہ ہے۔ (معجم صغیر، 1/248)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! ماہِ رمضان کی ناقدری سے بچنے کا خصوصیت کے ساتھ سامان کیجئے۔ اللہ پاک کی رحمت سے مایوسی بھی نہیں، رحمت کے دروازے کُھلے ہیں۔ گڑ گڑا کر توبہ کر کے گناہوں سے باز آجایئے، نیک اور سنتوں کا پابند بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت اور سنتوں کی تربیت کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

اگر آپ کسی کو سمجھانا چاہتے ہیں تو حکیمانہ انداز اپنائیے کہ اصلاح فقط اسی طرح ہو سکتی ہے ورنہ جارِحانہ انداز **ضِد** پیدا کرتا ہے۔

(15 رجب المرجب 1442ھ، 27 فروری 2021)

978-969-722-179-0
01082186

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net